

پاکستان کے لیے امریکی سڑکوں

پاکستان کے لیے امریکی سڑکوں

امریکی سڑکوں کا سہانا سفر



کلیئر ڈرائیونگ کے لیے ایئر بلیڈ

بالکل دائیں، سین ڈیگرو، کپلیٹورنیا میں اس شاہراہ کے ۶.۶ میل لمبے حصے میں سینسر نصب ہیں جس کی گازیوں میں موجود کمپوننٹس سمٹم وہاں سے گزرنے والی گازیوں کے اسٹرننگ کے ساتھ ہی رفتار کو بھی کنٹرول کر سکتا ہے۔

لوہر دائیں: میکین اور چپنا کی ایک کار میں نصب اسمارٹ ڈائل جو ایسی قطار سے بھٹکنے یا کس اونچی رکارڈ کے آنے پر پھل سے ہی متنبہ کر دیتا ہے۔

لوہر بائیں: ہٹلر ہینڈسلولنیا میں سگنل بدلنے کے ساتھ ہی ٹریفک کا ایک منظر۔

حادثے ہوتے ہیں ان کو بھی کم کرنے کے لیے مسلسل کوشش کی جاتی ہیں۔ سڑکیں بہت کشادہ اور صاف ستھری ہیں، یہ میں کہہ چکا ہوں۔ جہاں تک ممکن ہوتا ہے سڑکوں پر ٹریفک کو یک طرفہ رکھا جاتا ہے۔ یعنی جانے کے لیے الگ اور آنے کے لیے الگ۔ سڑکوں پر لین کی نشاندہی بہت واضح ہوتی ہے۔ دو قطاروں کے درمیان اکثر دھات کے چوکوڑے بنے ہوتے ہیں جو رات کو چمکتے بھی ہیں اور کہاں مڑنا ہے، کہاں نہیں مڑنا ہے اس کی نشاندہی بھی بہت ہی واضح ہوتی ہے۔ جس کی خلاف ورزی کوئی نہیں کرتا۔ ٹریفک لائٹ ہمارے یہاں کی لائٹ کی بہ نسبت بہت زیادہ اونچائی پر ہوتی ہے، سڑک کے پھول سچ اوپر سے نیچے کو ہوتی ہوئی۔ اس لیے زیادہ دور سے دکھائی دیتی ہے۔ ایسا ہوا ہی نہیں سکتا کہ لال روشنی پر گاڑی نہ رکے۔ پھر سڑکوں پر جہاں دو سڑکوں کے ملنے کی وجہ سے ٹی (T) بنتا ہے، مین روڈ پر آکر ملنے والی جگہ سے ٹھیک پہلے اسٹاپ کی سرخ علامت نصب ہوتی ہے۔ ٹریفک ہو یا نہ ہو آپ کو رکنا ہی ہے۔ اگر نہ رکے تو یقین چاہیے کہ آپ کو جرمانے کا ٹکٹ مل جائے گا۔ ٹکٹ سے فی الفور آپ کی جیب ہلی تو ہوتی ہی ہے، اس کے دور رس نتائج بھی

ہندوستان میں گزشتہ چند برسوں میں سڑکوں کی حالت میں بہتری آئی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ یہ کہنے والوں کی تعداد بھی کم نہیں ہے کہ ان محدود سڑکوں نے حادثوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ سڑک اچھی ہے اس لیے آپ گاڑی تیز چلاتے ہیں اور اسی لیے حادثے زیادہ ہوتے ہیں۔

میں جب امریکہ آیا تو یہاں یہ دونوں باتیں دیکھ کر ڈر گیا۔ بہت اچھی، صاف ستھری، کشادہ سڑکیں، جن پر کوئی گڈھا تو دور کھردھ تک ڈھونڈنے سے نہ ملے۔ پھر ان پر بہت ہی تیز رفتار سے دوڑتی بھائی گاڑیاں۔ ۱۰۰ میل (یہاں دوری کی پیمائش کے لیے رائج پیمانہ میل ہی ہے) یعنی ۱۶۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار کو یہاں معمولی اوسط رفتار مانا جاسکتا ہے۔ ہائیوے (شاہراہ) پر ۱۳۰-۱۴۰ میل کی رفتار بھی ہو سکتی ہے اور مصروف سڑکوں پر ۶۰-۷۰ میل۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ اس سے تو حادثے بہت زیادہ ہونا چاہیے۔ کچھ گھبراہٹ بھی ہوئی۔ اپنی جان کے پیاری نہیں ہوتی۔ لیکن دھیرے دھیرے دل مطمئن ہونے لگا۔ ایسا نہیں ہے کہ یہاں حادثے نہیں ہوتے لیکن اگر کتاب دیکھیں تو ہندوستان کی بہ نسبت بہت کم۔ چٹنے

ہو سکتے ہیں۔ آپ کو خراب ڈرائیور مان کر آپ سے انشورنس اضافہ شدہ قسطیں بھی وصول کی جاسکتی ہیں۔

ٹریفک پولس کے اہل کار اکثر سڑکوں کے کنارے چمپے رہتے ہیں اور کسی بھی طرح کی خلاف ورزی کرتے ہی نمودار ہو کر اپنی بجلی چمکاتی سائیرن بجاتی گاڑی آپ کے آگے لے آتے ہیں۔ آپ کو روکا جاتا ہے اور ٹکٹ تمہارا دیا جاتا ہے۔ قانون پر عمل تو ہوتا ہی ہے عام شہری جانتا ہے۔ کہ اس نے غلطی کی ہے تو سزا ملنی ہی ہے۔ اس لیے کوئی جان بوجھ کر غلطی نہیں کرتا۔ کیا ہوا جو رات کے ڈھائی بجے ہیں اور سڑک بالکل سناں ہے۔ لال جی پر اسٹاپ کی علامت کے سامنے رکنا ہی ہے۔ کیا ہوا جو آپ اپنی منزل سے میں قدم آگے نکل گئے، گاڑی گھما لیتے ہیں۔ نہیں، جیس میل کا پیکر پڑے تو پڑے سچ طرح سے ہی نوٹیں۔

سڑکوں پر ٹریفک ہو یا نہ ہو، امریکہ میں لال بتی پر موٹر گاڑی کے ڈرائیوروں کو رکنا ہی ہوتا ہے۔ اگر نہیں رکے تو آپ کو جرمانے کی پرچی ملنا طے ہے۔

درگنا پرساداگر وال



اوپر ہلائیں، لال بتی ہار گرتے والے ڈرائیوروں کو ہکڑتے کہ لیے مینیا ہالیں میں کیمرو۔
اوپر دائیں: سنان فرانسیسکو بس برج پر کار پل لین کا استعمال کرتے لوگ۔
نیچے: سڑکوں پر لائیلیں اس طرح سے نصب ہوتی ہیں کہ دور سے ہی نظر آجاتی ہیں۔ مصروف سڑکوں پر ٹریفک پر نظر رکھنے کے لیے ویڈیو کیمرو بھی نصب ہوتے ہیں۔
ویڈیو کیمروں کے ذریعہ ٹریفک کی صورت حال پر پوری نظر رکھی جاتی ہے تاکہ ضرورت کے مطابق بروقت فیصلہ لیا جا سکے۔ ٹریفک لائٹس اس طرح نصب ہوتی ہیں کہ دور سے ہی نظر آجائیں۔

کا پھلیٹ لگائے، اکا دکا مرد و عورت یا سائیز واک پر ہی اسکیٹ بورڈ پر دوڑتے بچے نظر آتے ہیں۔ گاڑیوں کے ڈرائیور پیدل یا سائیکل سوار کو خاص اہمیت دیتے ہیں۔ اگر آپ پیدل ہیں اور سڑک پار کر رہے ہیں تو ٹریفک کو روکنا ہی ہے۔ ویسے تو امریکہ میں پیدل چلنے والوں کے لیے سڑک پار کرنے کے مقامات متعین ہوتے ہیں اور ان کے سرے پر ایک خاص قسم کا بٹن لگا ہوتا ہے جن کے دبانے پر ٹریفک روکنے والی لال بتی مل اٹھتی ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ اگر کوئی اچانک بھی کسی مجبوری کے سبب سڑک پار کرے تو اس کے لیے ٹریفک قائم جاتا ہے۔ دکانوں، مشاپنگ مال وغیرہ سے باہر نکل کر جب آپ پارکنگ کے مقام تک جاتے ہیں تب بھی آپ کو پیدل دیکھ کر گاڑیاں آپ کو بحفاظت سڑک پار کرنے کے لیے رکی رہتی ہیں۔ یہ بات یہاں کی تہذیب کا حصہ ہے۔

گیس اسٹیشن کثیر تعداد میں ہیں۔ گیس یعنی پٹرول۔ گیس ہے ہی سستی۔ گیس ایک سے زیادہ قسموں کی دستیاب ہے جن کی قیمتیں بھی الگ الگ ہوتی ہیں۔ بعض ریاستوں میں گیس

درج ہوتا ہے کہ رکنے کی آگلی جگہ چالیس میل بعد ہے اور ہر دو تین میل بعد آرام گاہ کی تخفیف شدہ مزید مسافت کی اطلاع درج ہوتی ہے۔ ہائی وے پر ہر جگہ تو رکنا نہیں جا سکتا اس لیے ہر چالیس میل کے بعد ریست ایریا بنا دیے گئے ہیں جن تک پہنچنے کے لیے ہائی وے سے اترنا پڑتا ہے۔ ان آرام گاہوں پر وسیع پارکنگ، چھوٹا سارے ستوراں، صاف ستھرا بیت انگلا وغیرہ ہوتے ہیں۔

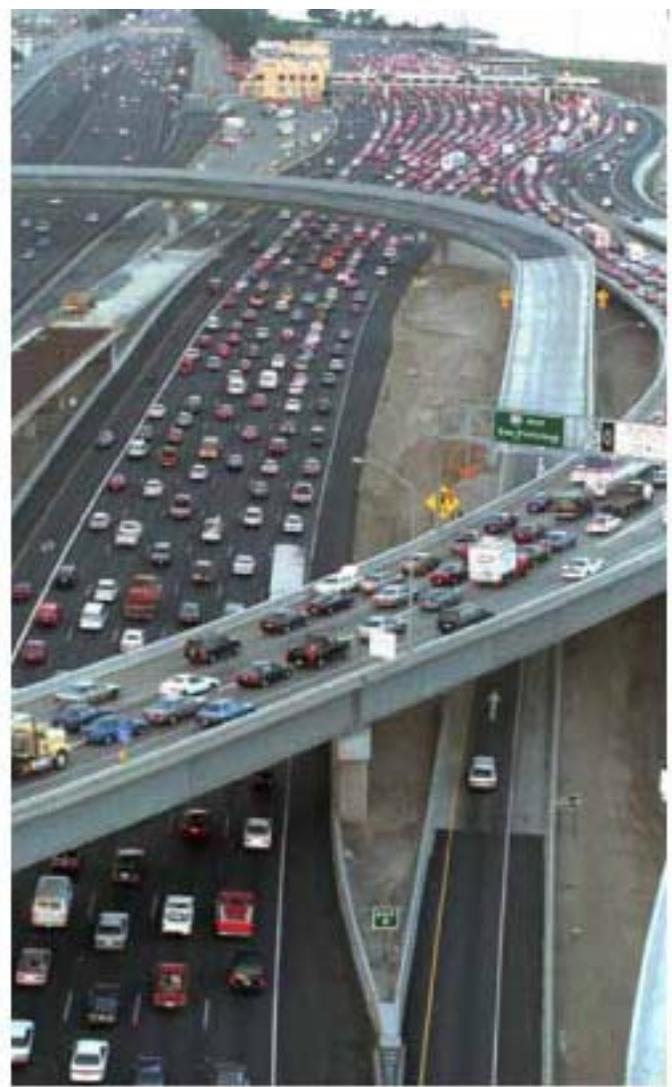
سبھی سڑکوں پر گاڑیوں کی ریل پیل کے باوجود دو گاڑیوں کے درمیان خاصا فاصلہ رہتا ہے۔ یہ اس لیے ضروری ہے کہ گاڑیاں بہت تیز رفتار سے چلتی ہیں۔ کوئی بھی ڈرائیور بغیر اشارہ دیے اپنی رفتار نہیں بدلتا۔ اگر بدل لے تو جان لیوا حادثہ ہو سکتا ہے۔ ڈرائیور ہارن کا استعمال عام طور پر نہ کے برابر کرتے ہیں۔ اگر کسی نے آپ کے لیے ہارن بجایا تو سمجھ لیجئے کہ یہ بہت ہی گھبر بات ہے۔ آپ کو شرمندہ ہونا چاہیے۔ ہندوستان کی طرح ڈپر دینے کا رواج نہیں ہے۔ صرف مڑنے کی اطلاع دینے والی روشنی کا استعمال ہوتا ہے۔

سڑکوں پر صرف کاریں ہی نظر آتی ہیں۔ بھاری ٹرک وغیرہ عام راستے پر نہیں نظر آتے ہیں۔ کبھی کبھار ٹری بس ضرور نظر آتی ہے، تقریباً خالی۔ مزہ تو یہ ہے کہ لوگ اس کے آگے اپنی سائیکل تک لٹکا لیتے ہیں جس کے لیے باقاعدہ جگہ بنی ہوتی ہے۔

ٹری بس میں منزلوں کی اطلاع دینے کے لیے جو بورڈ لگا ہوتا ہے وہ عموماً الیکٹرانک ہوتا ہے۔ جگہ جگہ ایسے مقامات بھی بنے ہوتے ہیں جنہیں پارک اینڈ رائیڈ کہا جاتا ہے۔ آپ اپنی کار پارک کریں اور بس میں بیٹھ کر چلے جائیں۔

سڑک پر آدمی کم ہی نظر آتے ہیں، مطلب گاڑی کے باہر آدمی۔ کہیں کہیں سائیز واک یعنی فٹ پاتھ پر چلنے لوجوان یا سڑک کے کنارے سٹولڈر پر سائیکل دوڑاتے (خاص قسم





پارکنگ کے لیے شہر اخبار

۱۹۰ افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ غیر ذمہ دار لوگ کہاں نہیں ہوتے؟ امریکہ میں بھی ہیں۔ ان کی غیر ذمہ داری اور گاڑی کی تیز رفتاری کا احتمال خطرناک بن جائے تو کیا حیرت۔ ایک دن پڑھا کہ ویب وائسن نام کی کمپن سالہ خاتون گھر لوٹ رہی تھی کہ اس کی کار کے آگے جانی گاڑی سے سڑک پر پڑا ایک سات پاؤنڈ کا دھات کا ٹکڑا اچھلا اور کار کی کھڑکی کے ٹکڑے کو توڑتا ہوا ان کے چہرے کی ساری ہڈیاں پھینکا چور کر گیا۔ بے چاری ویب کار کو بریک بھی نہیں لگا پائیں، کار سیدھی کھائی میں جا گری۔ چودہ انچ لمبا، تین انچ چوڑا، ایک انچ موٹا دھات کا خطرناک ٹکڑا شاید کسی ڈک سے گر گیا تھا۔ اس سے قبل ایسے ہی ایک اور حادثے میں ڈاکٹرن یونیورسٹی کی چوبیس سالہ گریجویٹ ماریہ فیڈر کی کاسر اور چہرہ بری طرح گھاٹل ہو گیا تھا۔

یہ دونوں مثالیں محض یہ بتانے کو ہیں کہ حادثے امریکہ میں بھی ہوتے ہیں لیکن اتنی تیزی سے دوڑتی اتنی زیادہ گاڑیوں کے سبب جتنی ہو سکتی ہیں اس سے بہت کم۔ یہ بات بھی بڑی اہم ہے کہ ہر حادثے کو بہت اسی سنجیدگی سے لیا جاتا ہے۔ اگر دو گاڑیاں تھوڑی سی بھی بھڑ جائیں تو ایبویٹس، پولس، راحت رساں، سبھی چند لمحوں میں ہی موقعہ واردات پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ پہلا کام ہوتا ہے متاثرہ افراد کو راحت پہنچانے کا باقی سب اس کے بعد۔ حادثے کے سہاب کی گہری چھان بین کی جاتی ہے۔ ان کی تفصیلی تحقیقات ہوتی ہے اور تحقیقات کے نتائج پر عمل کیا جاتا ہے۔



درگا پر سادا گروال آزاد صحافی ہیں اور سبے پور میں رہتے ہیں۔

ہائیں، نوو، ہمیشہ گن میں ٹریفک کا ایک منظر۔ گاڑیوں کے لیے اشارے بالکل صاف صاف درج ہیں۔
دائیں: اوکلینڈ، کیلیفورنیا میں ٹول گیٹ کے باعث ٹریفک تھما ہوا، پھر بھی منظم۔

گاڑیوں کی کثرت کی وجہ سے پارکنگ کی جگہ کم پڑنے لگی ہے لیکن اس مسئلہ کا حل بھی نکالا جا رہا ہے۔ کوشش کی جائے گی ہے کہ لوگ اپنی گاڑیاں تیز کر کے سڑکوں پر گاڑیاں کم ہوں۔ کثیر منزلہ پارکنگ عام ہے۔ مصروف سڑکوں کے کنارے میٹر پر جہی پارکنگ کا انتظام بھی ہوتا ہے۔ آپ پیسے ڈال کر مقررہ وقت کے لیے اپنی گاڑی کھڑی کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ جہاں جگہ کی کمی ہوتی ہے کرایہ کی پارکنگ کا بھی انتظام ہوتا ہے۔ بڑے تجارتی ادارے اپنے گاڑیوں کے لیے الگ سے مخصوص پارکنگ کی جگہ بھی مہیا کرتے ہیں۔ جگہ جگہ اس مقصد کے بورڈ لگے ہوتے ہیں کہ غیر مجاز ڈھنگ سے پارک کی گئی گاڑی آپ ہی کے خرچ پر اٹھا کر لے جائی جائے گی۔ میں نے دیکھا کہ گاڑیوں کی اتنی افراط کے باوجود پارک کرنے یا پارک کی ہوئی گاڑی نکالنے میں کوئی وقت پیش نہیں آتی کیوں کہ ہر آدمی ضابطے اور ہدایات کی حرف بحرف پابندی کرتا ہے۔

ایسا نہیں ہے کہ امریکہ میں سڑک حادثے نہیں ہوتے۔ آٹو موپائل ایسوسی ایشن آف امریکہ کی ایک رپورٹ کے مطابق سڑک پر ڈال دیے گئے کوڑے کہاڑی کی وجہ سے ہی سال میں پچیس ہزار حادثے ہو جاتے ہیں اور ان میں سے کم سے کم

مفت دونوں قسم کے اخبار بھی مل جاتے ہیں۔
کار میں سیٹ بیلٹ لگانا ضروری ہے، آگے بیٹھنے والوں ہی کے لیے نہیں بلکہ پیچھے بیٹھنے والے سبھی لوگوں کے لیے بھی۔ ایک بہت خاص بات یہ ہے کہ بچے کو چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا (بالکل نوزائیدہ بھی) کیوں نہ ہو، الگ کار سیٹ میں ہی بیٹھانا ہوتا ہے اور یہ کار سیٹ پیچھے ہی لگی ہوتی ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ انتظام اگلی نسل کی زندگی کی اہمیت کو سمجھ کر کیا گیا ہے۔ کار سیٹ میں اور وہ بھی پیچھے ہونے سے بچہ زیادہ محفوظ رہتا ہے۔ بچے کو سیٹ میں بیٹھانا ہی کافی نہیں ہے اس کو بیلٹ سے باندھا جانا بھی ضروری ہے۔ سیٹ میں بیٹھانے کا یہ انتظام بچے کے ۶ سال یا ۶۰ پاؤنڈ وزن کا ہو جانے تک لاگو رہتا ہے۔

کاروں کی پارکنگ کا مناسب انتظام ہوتا ہے۔ پارکنگ کے مقامات متعین ہوتے ہیں۔ ہر گاڑی کے لیے الگ سے نشاندہی ہوتی اور لوگ اس نشاندہی کا لحاظ رکھ کر ہی اپنی گاڑی کھڑی کرتے ہیں۔ جسمانی طور پر معذور لوگوں کے لیے الگ سے پارکنگ کا انتظام عام ہے۔ یہ پارکنگ کے داخلی دروازے سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پارکنگ کے اس مخصوص مقام پر، چاہے وہ خالی ہی کیوں نہ ہو کوئی اور اپنی گاڑی کھڑی نہیں کر سکتا۔